Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
بروز بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ، ۳ ہجرت ۱۳۵۱ ہش ، ۳ مئی سنہ ۱۹۷۲ء | نمبر ۹۸

79

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ ہجرت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق کل شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔ ۲۹ شہادت (اپریل) بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں مجلس ارشاد مرکزیہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں مقامی احباب کے علاوہ بیرونجات سے بھی بعض احباب شامل ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی از راہ شفقت تشریف لائے ہوئے تھے اور حضور نے کرسی صدارت کو رونق بخشی۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب نے کی بعد ازاں عزیز ظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ابن چوہدری شبیر احمد صاحب نے حمد باری تعالیٰ پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔

تلاوت اور نظم کے بعد محترم پروفیسر ڈاکٹر نصیر احمد خانصاحب پی ایچ ڈی صدر شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فارسی الاصل ہیں" کے موضوع پر اپنا دلچسپ اور فکر انگیز مقالہ پڑھا۔ پھر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس" کی تشریح پر مشتمل اچھوتے رنگ میں ایک اہم اور لطیف تقریر فرمائی۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختصر مگر بصیرت افروز خطاب فرمایا جس میں حضور نے بعض دیگر امور کے علاوہ ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعلق رکھنے والے جسمانی اور روحانی ابناء پر قیام توحید کے سلسلے میں عائد ہوتی ہیں۔ حضور نے فرمایا ہر احمدی کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ ہمارا سب سے قیمتی لعل ہمارا خدا ہے باقی ہر چیز فانی ہے۔ وہی ہمارا محافظ ہے اور ہر طاقت کا سرچشمہ ہے، اسلئے اس سے تعلق پیدا کرنا اور باقی سب چیزوں پر اسے مقدم رکھنا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔

آخر میں حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

اللہ تعالیٰ نے مجھے خود چُنا اور واقعات نے بھی ثابت کر دیا کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے

مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خواہ کوئی اور ساتھ دے یا نہ دے میرا خدا میرے ساتھ ہے

"انجمن کے بعض ممبر جنہوں نے بیعت نہیں کی وہ اپنی ہی مجموعی رائے کو انجمن قرار دے کر کہتے ہیں کہ انجمن جانشین ہے۔ دوسری طرف ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور واقعات نے اس کی تائید بھی کی کہ جماعت کے ایک کثیر حصّہ کو اسکے سامنے جھکا دیا۔ اب اگر دوعملی رہے تو تفرقہ بڑھے گا۔ ایک میان میں دو تلواریں سما نہیں سکتی ہیں۔ پس تم غور کرو اور مجھے مشورہ دو کہ کیا کرنا چاہیئے۔ میری غرض اس مشورہ سے شَاوِرْهُمْ پر عمل کرنا ہے۔ ورنہ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ۔ میرے سامنے ہے۔ مَیں تو یقین رکھتا ہوں کہ اگر کوئی میرا ساتھ نہ دے تو خدا میرے ساتھ ہے۔"

(منصبِ خلافت صفحہ ۴۸ و ۲۹ از حضرت المصلح الموعودؓ تقریر ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۴ء)

"خلیفے خدا بنایا کرتا ہے جب اس نے مجھے خلیفہ بنایا تھا تو جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں کی گردنیں پکڑ کر میری بیعت کرا دی تھی۔ جن میں میرے ایک نانا۔ دو میرے ماموں۔ ایک میری والدہ۔ ایک میری نانی اور ایک میرے بڑے بھائی بھی شامل تھے۔ ...... لیکن ایک خلیفہ کی زندگی میں کسی دوسرے خلیفہ کا خواہ وہ پسندیدہ ہو یا ناپسندیدہ نام لینا خلاف اسلام یا بے شرمی ہے۔ صرف خلیفہ ہی اپنی زندگی میں دوسرے خلیفہ کو خلافت کیلئے نامزد کر سکتا ہے جیسا کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ۱۹۱۰ء میں مجھے نامزد کیا تھا مگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور وہ بیماری سے بچ گئے اور خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے فیصلہ سے مجھے خلیفہ بنوایا۔ اگر خدانخواستہ اُسوقت حضرت خلیفہ اوّلؓ فوت ہو جاتے تو اُن کی اولاد بڑھ مارتی کہ یہ خلافت ہمارے باپ کی دی ہوئی ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لعنت سے بچا لیا اور سورۃ نور کے حکم کے مطابق مجھے خود خلیفہ چُنا اور بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا کہ میں خدا تعالیٰ کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۵۶ء)

مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی سعادت ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۶)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس ارشاد کے پیش نظر اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور جو لازمی چندہ جات واجب الادا ہیں ان کی بروقت ادائیگی میں ہمہ تن کوشاں ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ مخلصین جماعت کو اس کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ ہجرت ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حقیقی اسلام اور اس کا عملی نمونہ

امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو (جن کی فطرت میں ہمدردیٔ نوعِ انسان کا نہایت شدید جذبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کیا گیا تھا) خود اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی تھی کہ آپ کے متبعین دنیا میں محبتِ الٰہی اور توبۂ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلانے اور عام کرنے کا وسیلہ ثابت ہوں گے، خدا انہیں بہت بڑھائے گا یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت دنیا والوں کی نظروں میں عجیب ہو جائے گی اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے اور اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ ٹھہریں گے۔

(حوالہ کے لئے دیکھیں اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء)

اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی یہ عظیم الشان بشارت نہ صرف آپ کی زندگی میں بڑی شان اور آب و تاب سے پوری ہوئی بلکہ آپ کے وصال کے بعد بھی خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے یہ بشارت اُسی شان اور آب و تاب سے آج کے دم تک پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور آئندہ بھی پوری ہوتی چلی جائے گی یہاں تک کہ اسلام پوری دنیا میں عملاً غالب آجائے گا۔ اس بشارت کے بموجب ہی خلافت ثانیہ کے مقدس و مبارک دور میں مشرق و مغرب کے مختلف ممالک میں اشاعت اسلام کے غیر معمولی سامان ہوئے، احمدیہ مشنوں کا قیام عمل میں آیا، سینکڑوں کی تعداد میں مساجد تعمیر ہوئیں اور سینکڑوں ہی کی تعداد میں احمدی مبلغین نے خدمت اسلام کیلئے اپنی زندگیاں وقف کر کے محبت الٰہی اور ہمدردیٔ بندگانِ خدا کے پاک جذبہ کے ماتحت بیرونی ممالک میں جا کر وہاں لوگوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس طرح دنیا کی مختلف قوموں کے لاکھوں افراد کو اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اشاعتِ اسلام کا یہ سلسلہ نہ صرف روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتا جا رہا ہے بلکہ اب خلافتِ ثالثہ کے نئے مقدس و مبارک دور میں مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں وسیع پیمانہ پر احمدیہ ہسپتالوں اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکولوں کے قیام سے وہاں اسلام کا اثر و نفوذ بڑھنے اور پھیلنے کی نئی راہیں کھلتی چلی جارہی ہیں۔ ماہر احمدی ڈاکٹرز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ احمدی اساتذہ ہمدردیٔ بندگانِ خدا اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر مسلسل ان ممالک کے دُور و دراز علاقوں میں پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی بے لوث طبی اور تعلیمی خدمات کے ذریعہ وہاں ہمدردی اور خدمتِ نوعِ انسان کی ایسی درخشندہ مثال قائم کر دکھائی ہے کہ ان ممالک کی حکومتیں اور وہاں کے عوام ایسی بے لوث اور مخلصانہ خدمات کی انجام دہی پر جماعتِ احمدیہ کو نہایت شاندار الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

جیسا کہ ہم قبل ازیں ایک اداریہ میں لکھ چکے ہیں پونے دو سال کے مختصر سے عرصہ میں مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو سکیم" کے تحت اب تک نائیجیریا، گھانا، گیمبیا اور سیرالیون میں چودہ ہسپتالوں اور دس ہائر سیکنڈری سکولوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اس عظیم الشان کارنامے پر وہاں کے سربرآوردہ حضرات اور عوام کی طرف سے جس والہانہ انداز میں ممنونیت کا اظہار کیا جارہا ہے وہ بجائے خود اسلام اور احمدیت کی صداقت اور خلافتِ ثالثہ کی حقانیت کے ایک درخشندہ ثبوت کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر گیمبیا میں جہاں طبی سہولتیں نہ ہونے کے برابر تھیں، مجلس نصرت جہاں کی "آگے بڑھو سکیم" کے تحت نہایت قلیل عرصہ میں پانچ ہسپتال قائم کئے جا چکے ہیں۔ وہاں کے صحت، تعلیم اور سماجی بہبود کے وزیر آنریبل الحاج گاربا جاہمپا (Mr. Garba Jumpa) ۱۹۷۱ء کے اواخر میں گیمبیا سے ماریشس تشریف لے گئے۔ جماعت احمدیہ ماریشس نے ان کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا۔ اس تقریب میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے جماعت احمدیہ کی رفاہی سرگرمیوں کو شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ اور جماعتِ احمدیہ کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہوئے اس امر کا برملا اظہار کیا کہ حقیقی اسلام وہی ہے جس کا عملی نمونہ آج جماعت احمدیہ دنیا میں پیش کر رہی ہے۔

انہوں نے فرمایا:۔

"میرے ملک (یعنی گیمبیا) میں جماعتِ احمدیہ کے قیام اور اس کی ترقی کی تاریخ دنیا میں ہر مسلمان کے لئے انتہائی خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

ہم سب اور بالخصوص یہ عاجز حضرت امام جماعتِ احمدیہ کا از حد شکر گزار ہے۔ جب ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح احمدیہ مشن کے معائنہ کی غرض سے اس ملک میں تشریف لائے تو خاکسار اُس وقت بھی صحت، تعلیم اور سماجی بہبود کا وزیر تھا۔ اس حیثیت میں خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح سے بارہا ملاقات کرنے کا موقع ملا اور ایک دعوت کے موقع پر آپ کے ساتھ شریکِ طعام ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ مَیں اس امر کا اظہار کرنے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی گیمبیا میں تشریف آوری ہمارے لئے بہت سُودمند ثابت ہوئی، یہ آپ کی وہاں تشریف آوری کا ہی ایک ثمرہ ہے کہ ہم خدمتِ خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ نہ صرف کوُر میں بلکہ سالکین، گنجر کونالہ اور بانجول میں بھی احمدی ڈاکٹرز طبی خدمات بجا لانے میں مصروف ہیں۔ بانجول میں ان کا ہسپتال میری اپنی رہائش گاہ سے کچھ زیادہ دُور نہیں ہے۔ مزید براں ایک ٹی بی کلینک کھولنے کی بھی تیاریاں ہو رہی ہیں اور ایک ماہرِ امراضِ چشم کی خدمات بھی حاصل کی جارہی ہیں (یہ ٹی بی کلینک اب کھل چکا ہے جو ہر قسم کے ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ ناقل) یہ سب وہ برکات ہیں جن کے ہم احمدی مسلمانوں کے جذبۂ رواداری، عزم و استقلال اور ان کے قائدین کی نوازشات کی بدولت مورد ہوئے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کی ان طبی خدمات سے جن سے غرباء، متوسط طبقہ کے لوگ اور امراء سب مستفید ہو رہے ہیں ہم ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔ ہزاروں پونڈ کی رقوم جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اس ملک میں خرچ کی جائیں گی۔ اگر دیکھا جائے تو یہی حقیقی اسلام ہے جس کا عملی نمونہ آج جماعتِ احمدیہ پیش کر رہی ہے۔"

گیمبیا میں صحت، تعلیم اور سماجی بہبود کے وزیر آنریبل الحاج گاربا جاہمپا کا یہ اعتراف اس امر کا ایک منہ بولتا درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے کہ اپنے متبعین کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ پیشگوئی کہ:۔

"وہ اُس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور اپنی اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے"

خلافت ثانیہ کے بعد خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک و مقدس عہد میں بھی نئی شان اور نئی آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی چلی آرہی ہے اور مشرق و مغرب میں اس چراغ کی روشنی سے مستفیض و مستنیر ہونے والے اس کے پورا ہونے کی خود گواہی دے رہے ہیں ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ؃

دوستو اپنے خدا سے مانگو!

خالقِ ارض و سما سے مانگو
مالکِ روزِ جزا سے مانگو
کیوں درِ غیر پہ ہو سر بسجود
دوستو اپنے خدا سے مانگو

(ڈاکٹر محمود الحسن امین آبادی)

80
Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنگِ اُحد میں مسلمانوں کو عارضی ہزیمت کے سلسلہ میں الٰہی اسباق اور نصائح

(محترم مولانا عبداللطیف صاحب بہاولپوری)

ایک دفعہ جب خاکسار کو علامہ رشید رضا مدیر رسالہ المنار مصر کی تفسیر المنار پڑھنے کا موقع ملا تو اس میں مفتی محمد عبدہ مرحوم کی یہ رؤیا نظر سے گذری۔

"قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّؤْيَا مُنْصَرِفًا مَعَ أَصْحَابِهِ مِنْ أُحُدٍ وَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ النَّصْرِ وَالْهَزِيْمَةِ لَاخْتَرْتُ الْهَزِيْمَةَ أَيْ لِمَا فِي الْهَزِيْمَةِ مِنَ التَّادِيْبِ الْإِلٰهِيِّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَتَعْلِيْمِهِمْ أَنْ يَأْخُذُوْا بِالْاِحْتِيَاطِ۔"

یعنی میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رؤیا میں دیکھا۔ آپ صحابہ سمیت احد سے واپس آ رہے تھے اور آپ فرما رہے تھے کہ اگر مجھے نصرت اور شکست میں سے کسی ایک کے چن لینے کا اختیار دیا جاتا تو میں ہزیمت کو ہی اختیار کرتا کیونکہ اسی میں مومنوں کو ادب الٰہی کا سبق دیا گیا ہے اور ان کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ احتیاط سے کام لیں۔

میرے نقطہ نظر سے اس رؤیا میں مفتی صاحب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ موجودہ زمانہ میں بھی ایک بروزِ محمدؐ مبعوث ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کر رہا ہے۔ وہ مسلمان جن کے ذمہ حفاظت و اشاعت اسلام کا کام سپرد کیا گیا اس وقت وہ اسے چھوڑ کر اور اپنے اس مقام سے ہٹ کر دنیا کے کاموں میں لگ گئے ہیں اور اسلام کو دشمنوں کے حملے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا ہے جس کی طرف قرآن مجید کا فقرہ "مِنْكُمْ مَنْ يُرِيْدُ الدُّنْيَا" توجہ دلا رہا ہے اسی پہلو کو دکھا کر انہیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ ان کو اس وقت احتیاط کا پہلو اختیار کرنا چاہیئے اور اس تادیب الٰہی سے فائدہ اٹھا کر اس بروزِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر موجودہ دور کے اس جہاد میں شامل ہو جانا چاہیئے جو وہ کر رہا ہے۔

اس کے بعد جب میں نے اُحد میں عارضی ہزیمت کے متعلق تادیب الٰہی کے اسباق و نصائح پر غور کیا تو سورہ آل عمران کی ۳۲ آیات میں یعنی آیت ۱۴۰ تا ۱۷۲ میں بحمد اللہ وہ گوہر مراد پایا۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جو اس جنگ میں زخم پہنچا تھا انہیں تسلی و تسکین دلاتے ہوئے اس کی بیس سے زائد حکمتیں اور مصلحتیں بیان فرمائی ہیں جن کے لئے میں اختصارِ مضمون کی خاطر بعض جگہ صرف مختصر اشارات پر ہی اکتفاء کروں گا۔ تفصیل کیلئے ناظرین کرام خود قرآن مجید کی تلاوت کریں اور اس کا گہری نگاہ سے مطالعہ فرمائیں ؎

کلامِ حق کے جو ہوتے ہیں غواص
وہی ہیں جن کے ہاتھ آتے ہیں موتی

(۱) پہلا سبق اور پہلی نصیحت

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ۔

اس آیت میں مومنوں کو تسلی دلا کر فرمایا کہ تم اس جنگ اُحد کو شکست نہ سمجھو اور اس کی وجہ سے تم سست اور غمگین نہ ہو اسی کو شکست قرار دینا دشمنوں کا پروپیگنڈا ہے۔ فی الواقع ایسا نہیں بلکہ اس میں تمہاری فتح اور غلبہ کا نمایاں نشان موجود ہے۔ اگر تم ایمان کی روشن آنکھ سے ان آسمانی نشانات اور الٰہی تائیدات کو دیکھو جو اس جنگ کے دوران بالخصوص اس حادثہ ہائلہ کے بعد نمودار ہوئیں دشمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل ہو جانے کی خبر سن کر خوش ہو چکا تھا اور سمجھا تھا کہ اب مسلمانوں کی کمر ہمت ٹوٹ گئی اور خوشی سے اُعْلُ ھُبَل کے نعرے لگانے لگا لیکن جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زندہ اور سلامت ہونے کی خبر سنی اور کفار کے مقابل مسلمانوں کی طرف سے نعرہ اللہ اکبر اور اللہ اعلیٰ واجل بلند ہوا تو دشمن کے چھکے چھوٹ گئے۔ وہ تابِ مقاومت نہ لا سکا اور پیٹھ دے کر بھاگا اور بھاگتے وقت یہ کہہ گیا کہ آئندہ سال ہم اس جگہ مقابلہ کے لئے آئیں گے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بے نظیر اور مستحکم جنگی نظام سے کچھ ایسا مرعوب ہوا کہ اس کو اس طرف رُخ کرنے کی جرأت نہ ہوئی اور اس وقت مسلمانوں نے بھی احتیاطاً اگلے سال اس موقعہ پر پہنچ کر اپنے فاتح و مظفر ہونے کا گویا عملی رنگ میں ثبوت دیا۔ میں اس موقع پر ناظرین کی زیادت بصیرت کے لئے فن حربیات کے ماہر اور تجربہ کار میجر جنرل محمد اکبر خان کی تصنیف "حدیث دفاع" کا کچھ اقتباس پیش کرتا ہوں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جنگ کا دفاعی نظام کس قدر اعلیٰ اور بصیرت افزا تھا یہاں تک کہ اس سے بصیرت حاصل کرنے کے لئے مغربی اقوام کے ماہرین جنگ بھی قرآن مجید کا مطالعہ ضروری سمجھتے ہیں۔ چنانچہ میجر صاحب موصوف اپنی اس تصنیف میں لکھتے ہیں۔

"امریکہ کا جرنیل پیٹن جس نے ۱۹۳۹-۴۵ء کی جنگ میں بہت نمایاں حصہ لیا ہے جب وہ جنگ کے سلسلے میں امریکہ سے افریقہ آئے اور امریکہ سے فرانس لڑنے لگے تو فن جنگ کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کی بجائے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس کا مطالعہ بہت ہی مفید اور سبق آموز ہے۔"

(حدیث دفاع ص۱۱)

یہی میجر جنرل صاحب ممدوح غزوہ اُحد کے جنگی نظام کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

(غزوہ اُحد میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فوج جبل عنین کے چشموں کے پاس پہنچ گئی۔ اس مقام پر جبل اُحد فوج کے عقب میں تھا اور سامنے جبل عنین۔ کفار کا خیال یہ تھا کہ جبل اُحد ہمارے مورچہ کی پشت پر ہوگا۔ وادی قناۃ اور مدینے کے درمیانی علاقہ کی ناہموار زمین میں رسالے کو مسلمانوں پر اچانک حملہ کرنے کا موقع مل جائے گا۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس جنگی چال کو اپنی دفاعی سیاست سے بالکل مات کر دیا۔ پھر درے کے پانی کے چشموں پر قبضہ کر کے مشرکوں کو پانی سے محروم کر دیا جس کی وجہ سے انہیں اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے کئی میل دور جا کر پانی لانا پڑتا تھا۔ آپ نے دفاعی منصوبہ کی تکمیل ایسے وقت میں اتنے رازدارانہ طریقے سے کی کہ دشمن کے پاس بجز اس کے چارہ نہ رہا کہ وہ آپ کی دفاعی چالوں پر ناچے۔ آپ کو مخبروں، خفیہ نگاروں کے ذریعہ دشمن کی تمام اطلاعات برابر ملتی رہتی تھیں۔ مسلم تیر اندازوں کا دشمن پر حملہ جسے موجودہ زمانے کی حربی زبان میں فائر پلان کہنا چاہیئے۔ نہایت بروقت اور صحیح تھا۔ تیر اندازوں کا مورچہ ایسی جگہ تھا جہاں سے وہ دشمن کے خلاف سارے میدان جنگ میں تیر برسا سکتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی جگہ مورچہ لگایا جہاں دشمن کے سوار رسالہ کی فوقیت ختم ہوگئی۔ آپ نے دیکھ لیا تھا کہ ہوا پہاڑی درہ سے میدان کی طرف آئے گی۔ اس لئے جہاں مسلم تیر اندازوں کے تیر دُور تک جائیں گے وہاں دشمن کے تیر اندازوں کو مخالف ہوا میں تیر چلانے پڑیں گے۔ اس کے علاوہ تیر اندازوں کو بلندی پر تعینات کرنے سے ان کے تیروں کی پرواز اور بھی لمبی ہوگئی۔ فی الحقیقت یہی وہ اصول ہے جس پر آج کل ٹرینچ مارٹر یعنی خندقوں پر گولے برسانے والی توپ بنائی گئی ہے۔ تیر اندازوں کی حفاظت کے لئے آپ نے ایک دستہ جبل اُحد کی دوسری جانب درّہ کی پگڈنڈی پر تعینات کیا۔ گویا زمانہ جدید کے حربی اصولوں کے مطابق ایسے مضبوط مورچے قائم کئے جن کے بل پر آنحضرتؐ کی فوج حملے کے وقت بخوبی نقل و حرکت کر سکے۔

کفار کی طرف سے خالد بن ولید اور عکرمہ بن ابی جہل آگے بڑھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رسالے کے دو حصے کئے۔ ایک حصے کو زبیرؓ کے ماتحت اپنی جگہ کھڑے رہنے کا حکم دیا اور دوسرے کو جبل عنین کی طرف بڑھنے کا حکم فرمایا۔ دشمن اس جنگی چال کو مطلق نہ سمجھ سکا۔ خالد بن ولید عکرمہ کا انتظار کئے بغیر آگے بڑھ گیا۔ تب دونوں طرف کے تیر اندازوں کے تیروں کی بوچھاڑ سے اس کے سواروں کے چھکے چھوٹ گئے۔ ٹھیک اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو حملے کا حکم دیا۔ اس کے ساتھ دوسرا دستہ درہ کی طرف خالد کے میسرہ پر حملہ آور ہوا۔ لہذا جب خالد کا رسالہ شکست کھا کر پیچھے ہٹا تو اس کی وجہ سے مشرکین کے لشکر کی ہمت ٹوٹ گئی۔ اسلامی رسالہ کے دستوں نے عکرمہ کے رسالے پر حملہ کر کے اسے بھی بھگا دیا۔ جو فاور تیر انداز بلندی پر تعینات تھے انہوں نے دشمنوں کو وادی قناۃ کی طرف پیچھے دھکیل دیا۔ اس کے ساتھ لشکر اسلام نے ہلہ بول دیا۔ اگر مسلم تیر انداز اپنی جگہ نہ چھوڑتے تو اُحد کا میدان مشرکین کیلئے بدر سے بدتر ثابت ہوتا۔ آپ نے فوج کا ایک حصہ بطور ریزرو اپنے پاس محفوظ رکھا تا کہ وقت پر اس سے کمک کا کام لیا جا سکے چنانچہ اس دستہ نے حضرت حمزہؓ کی ماتحتی میں جوابی حملہ کر کے آثار ہزیمت کو کامیابی سے بدل دیا۔ آپ نے جنگ کا پانسہ پلٹتے دیکھ کر نہایت مستقل مزاجی اور اولوالعزمی سے دفاعی منصوبہ کے دوسرے حصے پر عمل کرنا شروع کیا۔ آپ عام سالاروں کی طرح امان حاصل کرنے کیلئے درے کی طرف نہیں بڑھے بلکہ پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرف رُخ کیا تا کہ آپ کی فوج خالد بن ولید کے رسالے سے محفوظ ہو جائے اور قبل اس کے کہ مشرکین کی پیادہ فوج اس بلندی پر پہنچے انہیں اپنے بکھرے ہوئے آدمیوں کو جمع کرنے کا موقعہ مل جائے اور اپنے مورچے کو مستحکم کر لیں۔ چنانچہ یہی ہوا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلتے ہوئے حالات کے مطابق اپنے دفاعی منصوبہ کو تبدیل کیا۔ ابو سفیان کی غلطی یہ تھی کہ اس نے خیال کیا کہ مدینے کے مشرق و مغرب کے میدان لاوے کے پتھروں سے بھرے ہوئے ہیں۔ لہذا فوجی نقل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

و حرکت کے قابل نہیں ہیں۔ لشکرِ اسلام یقینی طور پر جنگ کے لئے شمالی میدان کی طرف بڑھے گا۔ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کی تاریکی میں نقل و حرکت فرما کر دشمن کو بے خبر رکھا۔ اور ابوسفیان کو لشکرِ اسلام کی آمد کی خبر اس وقت ملی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درّہ احد میں مورچہ بندی فرما چکے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بصیرت اور مآل اندیشی دیکھئے۔ آپ کو اطلاع مل چکی تھی کہ خالد بن ولید بھی احد کے عقب (شمال) سے آکر پہاڑ کے جنوب میں مورچہ لگائیگا اس لئے چارہ کار یہ تھا کہ یہ تودہ (احد پر مورچہ قائم کیا جائے) اسے اس طرح رکھا جائے کہ لشکرِ کفار کو مسلم فوج کی نقل و حرکت کا پتہ نہ چل سکے غلط موقع اور غلط جگہ پر خالد سے مڈبھیڑ نہ ہو ۔۔۔ اس سلسلے میں آپ نے پہلا صحیح اندازہ یہ لگایا کہ خالد بن ولید کا رسالہ دن کے وقت سفر کر کے یلغار کو نہیں کریگا۔ لہذا آپ راتوں رات سفر کر کے اپنے مقررہ مورچے پر پہنچ گئے اور ابوسفیان اور خالد کی فوجی چال کو ناکام بنا دیا (ابوسفیان کی) ایک بڑی غلطی یہ بھی تھی کہ اس نے اپنے لشکر کے لئے خوراک اور پانی کا کوئی معقول انتظام نہیں کیا تھا اور جو کچھ تھوڑا بہت کیا تھا وہ زبیرؓ کے رسالہ اور لشکرِ اسلام کے حملے سے درہم برہم ہو گیا۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ جب لشکرِ اسلام کے انتشار کو دیکھکر کفار کے کئی دستے مسلمانوں کی شکست اور اپنی کامیابی کے خیال میں بھوک پیاس سے نڈھال اپنے پڑاؤ کی طرف جانے لگے تو یکے بعد دیگرے دوسرے دستوں نے بھی اس طرف کا رُخ کیا اور جنگ کے قطعی نتیجہ کی کوئی پرواہ نہیں کی" (حدیث دفاع ص ۱۱۶ تا ۲۰۰)

(۲) دوسرا سبق یا دوسری نصیحت الٰہیہ

إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ
مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ
وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا
بَيْنَ النَّاسِ ۔ (آیت ۱۴۱)

یعنی اے مسلمانو! تم گھبرا کیوں گئے۔ تم تو حق کے پھیلانے کے لئے اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہو اور دشمن اپنی قومی روایات اور رسومات کو برقرار رکھنے کی خاطر نبرد آزما ہے اگر تم کو اس راہ میں کچھ زخم پہنچے ہیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ تمہارے دشمن کو بھی تو زخم پہنچے ہیں بلکہ تم سے بڑھکر۔ آخر وہ بھی تو تمہارے خاندان اور تمہاری قوم کے افراد ہیں پس عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ دنیا میں قانون یہی ہے کہ "الحرب سجال" یعنی جنگ کنوئیں کے ڈول کی طرح ہے۔ کبھی ایک ڈول اوپر تو کبھی دوسرا۔

متحارب گروہوں کے درمیان جنگ کے پانسے بدلتے رہتے ہیں۔ رسہ پکڑنے والوں کی طرح کہ جب کبھی ایک گروہ کا زور بڑھ جاتا ہے تو دوسرے گروہ کے پیر اُکھڑ جاتے ہیں اور کبھی دوسرا گروہ اپنے ریلے میں پہلے گروہ کو کھینچ لیتا ہے۔ اس سے کوئی بددل نہیں ہوتا یہاں تک کہ فیصلہ آخری ریلے پر ہی ہوتا ہے۔ پس مت گھبراؤ۔ دیکھو کہ اس جنگ کا آخری فیصلہ کس کے حق میں ہؤا کون بھاگ گیا اور کون ثابت قدم رہا پس یہ تو تمہاری فتح کا نشان ہے گھبرانے کا کیا موقع؟

(۳) نمبر ۳ سبق یا تیسری مصلحت

وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ
شُهَدَآءَ ۔

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ایسے حوادث کے ظہور پر تمہارے ایمانوں کا امتحان لینا چاہتا تھا کہ وہ کونسی روحیں ہیں جن کے ایمانی جذبات ایسے حوادث کو دیکھ کر ٹھنڈے نہیں پڑتے بلکہ مشتعل ہو کر اللہ کی راہ میں اپنی قیمتی جان تک کو شہادت کے لئے پیش کر دیتے ہیں۔ چنانچہ تاریخ میں یہ واقعہ آتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شہادت پانے کی خبر مشہور ہو گئی تو بڑے بڑے دل گردہ والے صحابہؓ کے بھی اوسان خطا ہو گئے۔ گروہ صحابہؓ میں سے ایک اعرابی کے ہاتھ میں کھجوروں کے چند دانے تھے وہ کھاتے ہوئے جب ایک جگہ پہنچا تو دیکھا کہ حضرت عمرؓ ایک چٹان پر بیٹھے رو رہے ہیں۔ حیران ہو کر کہنے لگا۔ عمرؓ یہ کونسا رونے کا موقعہ ہے تمہیں تو خوشی سے اُچھلنا چاہیئے۔ دیکھتے نہیں کہ اسلام فتح ہو گئی اور کفر شکست کھا چکا۔ اور مال غنیمت حاصل کیا جا رہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے متعجب ہو کر کہا تجھے اس بات کا پتہ نہیں کہ اس کے بعد کیا ہؤا ہمارے آقا و مولیٰ فداہ نفسی و ابی شہید ہو چکے ہیں۔ یہ فقرہ سنتے ہی اس صحابی کے ایمانی جذبات اس قدر مشتعل ہوئے کہ باقی ماندہ کھجوروں کے دانے جو ہاتھ میں تھے انہیں پھینک کر کہنے لگا۔ اے عمرؓ! پھر یہاں بیٹھکر رونے کا کیا فائدہ؟ جہاں ہمارے پیارے آقا گئے ہیں ہمیں بھی وہیں جانا چاہیئے۔ یہ کہہ کر تلوار میان سے نکال لی اور لشکر کفار میں گھس پڑا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔ یہی وہ روحیں تھیں جن کے متعلق ارشاد وارد ہؤا۔

فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ
(احزاب)

(۴) چوتھی مصلحت

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ۔

ایسے حوادث کے لانے سے اللہ تعالیٰ کا یہ بھی منشاء ہے کہ مومنوں کو ایسے حوادث کی کٹھالی میں ڈال کر ان کے متاعِ ایمان کو خالص کندن بنا دے۔ اور ان کے ساتھ جو ملے جلے منافق یا کمزور ایمان والے ہیں انہیں ان سے جدا کر دے۔ اور انہیں کبھی بھی دل میں یہ خیال نہ گذرے کہ جنگوں میں انہیں ہمیشہ فتوحات ہی ملتی رہیں گی اور کوئی ناخوشگوار حادثہ انہیں پیش نہیں آسکتا ایسا خیال تو عقیدہ توحید کے بھی منافی ہے اللہ تعالیٰ نے تو اپنے مقرب رسول کو یہ فرماتا ہے کہ انہیں کہدو۔

لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ
لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ
وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ
(اعراف آیت ۱۹۰)

اگر میں غیب جانتا تو بھلائی زیادہ سے زیادہ حاصل کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ پس جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہستی بھی اس سے مستثنیٰ نہیں تو عامۃ المومنین کی حیثیت ہی کیا ہے کہ وہ ہر حال میں تکلیف دہ امور سے محفوظ رہیں۔

(۵) پانچویں مصلحت

وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ

سنو اس حادثہ فاجعہ کے ظہور سے تو کافروں کا سر کچلنا منظور تھا۔ جب مسلمانوں نے اپنے پیارے آقا و پیشوا رحمۃ للعالمین کو دیکھا ہوگا کہ آپ کو کس قدر سخت زخم آئے اور بے حد تکلیف پہنچی۔ نیز جب صحابہؓ کی ان بڑی بڑی ہستیوں کو دیکھا ہوگا۔ جنہیں کفار نے شہید کر ڈالا تو لازمی بات ہے کہ ایسے وقت ان کی ایمانی حرارت جوش میں آگئی اور اب وہ اپنے دلوں میں پہلے سے زیادہ جوش پا کر ان کافروں کا سر کچلنے کی پوری کوشش کریں گے۔ تا انہیں کیفرِ کردار تک پہنچائیں

درخواست دعا

والد بزرگوار جناب مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل آف ڈیرہ غازیخان بعارضہ بخار بیمار ہیں طبیعت بہت کمزور ہو گئی ہے چکر آتے ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نصراللہ خان مبشر ڈیرہ غازیخان)

احمدی والدین کی خدمت میں مبارکباد

حال ہی میں ہمارے احمدی بچے سالانہ امتحانات میں پاس ہو کر اگلی جماعتوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس کامیابی پر میں تمام اطفال الاحمدیہ اور ان کے والدین کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس خوشی کے موقع پر والدین کو ایک نیکی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ اپنے پیارے بچوں کی کامیابی پر یقیناً خوش ہیں۔ شکرانہ کے طور پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ وقف جدید صرف -/۶ روپے سالانہ ادا کرکے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو پورا کریں کہ احمدی بچے وقف جدید کا سارا بوجھ اٹھا لیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

مجلس عاملہ جماعت احمدیہ اسلام آباد کا ایک ہنگامی اجلاس اتوار کے دن ۷ بجے شام منعقد ہؤا۔ اجلاس میں مکرم سید انوار احمد صاحب ابن جناب مکرم سید محمد حسین صاحب (برادر مکرم سید میجر مقبول احمد صاحب) کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج اور غم کا اظہار کیا گیا۔ پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے"

امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد

قائدین کرام چندہ ماہ مئی بلیس تاریخ تک ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۴)

مسل نمبر ۲۰۸۱۹

میں صادقہ احمد زوجہ خالد اختر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھ فیلڈ ضلع وانڈز ورتھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

ایک سیٹ طلائی مالیتی	۲۰ پونڈ
پانچ انگوٹھیاں "	۱۵ پونڈ
بالیاں/کانٹے "	۸ پونڈ
حق مہر بذمہ خاوند	۱۶۰۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: صادقہ احمد۔ 53 BRATHWAY RD. LONDON. S.W. 18

گواہ شد: خالد اختر احمد

گواہ شد: عطاء المجیب راشد نائب امام مسجد لندن۔

مسل نمبر ۲۰۸۲۰

میں چوہدری خالد اختر احمد ابن کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب۔ قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھ فیلڈ ضلع وانڈز ورتھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۷۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۰ پونڈ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: خالد اختر احمد 53 BRATHWAY RD. LONDON. S.W. 18

گواہ شد: عطاء المجیب راشد – ۱۶ اگرسن ہال روڈ لندن – ایس ڈبلیو ۱۸

گواہ شد: ولی احمد شاہ۔ ۱۳ ولیٹ ہل – لندن ایس ڈبلیو ۱۸

مسل نمبر ۲۰۸۲۱

میں عبدالمجید بھٹی ولد ماسٹر محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت تحریر عمر ۴۴ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لیگوس فیسی لیگوس۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۰۶/- اسٹرلنگ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: عبدالمجید بھٹی ولد محمد عبداللہ صاحب بھٹی معرفت AHMADU BELLO ACADEMY P.O. BOX 146 SKOTO. NIGERIA

گواہ شد: فضل الٰہی انوری۔ مشنری انچارج نائیجیریا۔

گواہ شد: A. R. AOTUNWE سیکرٹری جنرل احمدیہ مشن نائیجیریا۔

اعلانات دارالقضاء

۱۔ مکرم محمد صدیق صاحب ولد چوہدری محمد یوسف صاحب سکنہ پٹیالہ دوست محمد براستہ مریدکے تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ پلاٹ ۱۱ بلاک ۱۷ رقبہ ۲۲ مرلے واقع محلہ دارالنصر ربوہ (۱) مکرم محمد یوسف صاحب (۲) محمد اعظم صاحب پسران۔ (۳) البشریٰ بیگم صاحبہ (۴) عصمت بیگم صاحبہ دختران چوہدری احمد دین صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

مکرم چوہدری احمد دین صاحب ۱۵ سال پیشتر فوت ہوگئے تھے اور اب ۱۳/۲/۷۲ کو ان کے لڑکے چوہدری محمد یوسف صاحب بھی وفات پا گئے ہیں۔

اب ہم رتبے جن کے نام مذکورہ زمین الاٹ ہے متفقہ طور پر بلا جبر و اکراہ بقائمی ہوش و حواس یہ فیصلہ کیا ہے کہ مذکورہ زمین تعدادی ۲۲ مرلے محمد صدیق صاحب ولد محمد یوسف کے نام منتقل کر دی جائے۔ دیگر وارثان کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء)

انصار اللہ اپنے فرائض کو ادا کریں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک ہماری جماعت ہے۔ جس کا ایثار محض خدا کے لئے ہوتا ہے اور جس کے سامنے کوئی ذاتی مقصد نہیں ... اس کا مقصد محض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ اور اس کا جلال لوگوں پر ظاہر ہو"

۲۔ "اگر ہم اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا کریں گے تو دنیا کی آئندہ اصلاح کے ہم بانی ہوں گے۔ اور جو عظیم الشان تغیر پیدا ہوگا اس کے ثواب کے حق دار ہوں گے۔"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کی جو خدمت ہمارے سپرد کی ہے اسے دل و جان سے بجا لانا تمام انصار اللہ کا فرض اولین ہے۔ کیونکہ اس عمر کے بعد پھر اصلاح احوال کے لئے انسان کو کوئی مزید موقعہ نہیں مل سکتا اللہ تعالیٰ ہم سب انصار اللہ کو اس اہم مقصد کے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(نائب تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

عزم محمود

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی"

جماعت کے تمام مخلصین کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کے پیش نظر ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ دنیا کے چپہ چپہ پر مساجد تعمیر ہوکر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہونی شروع ہو جائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تلاش گمشدہ

عزیزم محمد ادریس ولد صوبیدار محمد حنیف صاحب محلہ دارالنصر غربی ربوہ مورخہ ۲۶/۴/۷۷ بوقت ۸½ بجے شب گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ اس کا ذہنی توازن درست نہیں تھا۔ سفید شرٹ نیلی پتلون میں ملبوس تھا۔ عمر تقریباً ۱۶ سال قد تقریباً ۵½ فٹ سر سے ننگا۔ رنگ گندمی اگر کسی دوست کو کہیں ملے یا وہ خود یہ اعلان پڑھے تو خود واپس گھر آجائے۔ اس کے والدین اور اقربا سخت پریشان ہیں۔ (سردار محمد کاتب الفضل)

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۰/۴/۷۷ کو خاکسار کا بھتیجا عزیزم نثار احمد ناصر جو فوج میں ملازم تھا ایبٹ آباد سے گلگت جاتے ہوئے ملٹری ٹرک کے حادثہ میں شہید ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی عمر ۲۱ برس تھی۔ بہت ہونہار اور پیارا بچہ تھا۔ بیوہ ماں اور چھوٹے بہن بھائیوں کا واحد سہارا تھا۔ حضرت میاں محمد ابراہیم صاحب آف منٹگمری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور میرے بڑے بھائی مکرم محمد احمد صاحب مرحوم کا بیٹا تھا۔

عزیز مرحوم کا جنازہ ۲۲/۴/۷۷ کی رات کو چک ۱۱/۴ – ایل ساہیوال میں بذریعہ ملٹری ٹرک پہنچا اور بعد نماز جنازہ وہیں دفن کیا گیا۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(منجانب احمد عابد۔ ٹیکسیشن آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ)

درخواست دعا: میں عرصہ سے مختلف عوارض سے بیمار چلی آرہی ہوں۔ ذہنی طور پر بھی کمزور ہوں۔ صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ریحانہ رشید۔ رحیم یار خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مانگنے کی عادت عزتِ نفس کے منافی ہے اسکی اصلاح بہت ضروری ہے

کام کر کے کھانے کی عادت ڈالنی چاہیئے کہ یہی اسلام کا منشاء اور رسول کریمؐ کی تعلیم ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ)

"لوگوں کو بتانا چاہیئے کہ مانگ کر کھانا ایک بہت بڑا عیب ہے تاکہ اس نقص کی اصلاح ہو۔ بعض نادان اس موقعہ پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم غرباء کی مدد سے گریز کرتے ہیں حالانکہ یہاں گریز کا کوئی سوال ہی نہیں۔ ہمارے پاس حکومت تو ہے نہیں کہ جبراً لوگوں پر ٹیکس عاید کر کے اپنے خزانے بھر لیں اور پھر انہیں لوگوں میں تقسیم کر دیں یہی وجہ ہے کہ جو ذمہ داریاں خلفائے اوّل پر عاید تھیں وہ ہم پر نہیں۔ ان کے پاس اموال قانونی طور پر آتے تھے مگر ہمارے پاس اس رنگ میں اموال نہیں آتے بلکہ ایسے اموال حکومت کے خزانہ میں جاتے ہیں پس ہم مجبور ہیں کہ مال کی تقسیم میں احتیاط سے کام لیں۔ لیکن اگر بالفرض اس رنگ میں اموال آتے بھی ہوں تو سوال یہ ہے کہ کیا میں نے وہ مال کھا لینا ہے۔ اس مال نے تو بہرحال سلسلہ پر خرچ ہونا ہے تو مجھے اس بات کا کیا شوق ہے کہ میں زید کو دوں اور بکر کو نہ دوں یا مجھے اس سے کیا ہے کہ وہ روپیہ ریویو آف ریلیجنز پر خرچ ہوتا ہے یا کسی غریب پر خرچ ہوتا ہے اگر اسلام کا فائدہ اس میں ہے کہ سلسلہ کا روپیہ ایک غریب کو مل جائے تو اس میں مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میری غرض تو اس قسم کی نصائح سے یہ ہے کہ ہماری جماعت کے اخلاق بلند ہو جائیں اور اس میں عزتِ نفس کا مادہ پیدا ہو جائے۔ اور لوگ یہ سمجھیں کہ اللہ تعالےٰ نے اُن کے نفس کو بھی کوئی شرف بخشا ہوا ہے اور ان کا فرض ہے کہ وہ اس کی قدر و قیمت کو سمجھتے ہوئے بلا وجہ اس کی تحقیر نہ کریں۔ یہ رُوح ہے جو میں جماعت میں پیدا کرنا چاہتا ہوں اور یہی وہ تعلیم ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دی۔

پس یہ روپیہ مجھے تو نہیں ملتا کہ مجھے یہ فکر ہو کہ فلاں کو نہ ملے اور فلاں کو مل جائے اگر یہ روپیہ مجھے ملتا تو کسی کو بدظنی کا موقعہ مل سکتا تھا اور وہ خیال کر سکتا تھا کہ شاید میں نے اپنے ذاتی فائدہ کے لئے دوسروں کو اس سے محروم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ مگر جب یہ روپیہ میرے پاس نہیں آتا۔ نہ میری ضروریات پر خرچ ہوتا ہے تو مجھے اس میں ذاتی دلچسپی کیا ہو سکتی ہے۔

پس مجھے ذاتی دلچسپی اس میں کوئی نہیں ہاں اتنی دلچسپی ضرور ہے کہ میں چاہتا ہوں جماعت کے اخلاق بہت بلند ہوں اور دوسروں سے مانگنے کی عادت ترک کر دیں۔ پس پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے دوستوں کے سامنے یہ مسائل واضح کرتے رہا کریں۔ میں نے دیکھا ہے اس نقص کی وجہ سے کہ لوگوں کو مسائل بتائے نہیں جاتے بعض مردوں اور عورتوں کو بلا وجہ سوال کرنے کی عادت ہے اور بجائے کام کرنے کے وہ مانگ کر کھا لین زیادہ بہتر سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ہمیشہ کام کر کے کھانے کی عادت ڈالنی چاہیئے اور یہی عادت ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ ہاں جہاں کام نہ ملتا ہو وہاں کام مہیا کرنا پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں کا کام ہے لیکن جب کام مل جائے تو پھر اس کے کرنے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے۔

(مشعل راہ ص ۱۳ سے ۹۴)

درخواستِ دعا

۱۔ میری خوش دامن صاحبہ (اہلیہ صاحبہ حضرت مرزا غلام رسول صاحب پشاوری صحابیؓ) ایبٹ آباد ہسپتال میں تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ تمام بزرگان و احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے۔ ربوہ)

۲۔ میرے چچا جان مکرم محمود احمد صاحب راجپوت کا گزشتہ دنوں پتہ کا اپریشن ہوا تھا جو کامیاب رہا اور وہ تقریباً صحت یاب ہو گئے لیکن گھر آنے کے بعد پھر ایسی پیچیدگی پیدا ہو گئی کہ دوبارہ ہسپتال داخل ہونا پڑا اب وہ بہت کمزور ہو گئے ہیں احباب سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے (نعمت اللہ)

محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللطیف صاحب لون کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب لون ٹھیکیدار بھٹہ دارالنصر ربوہ مورخہ ۲۶ اپریل آٹھ بجے شب حرکت قلب بند ہونے سے اچانک وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ موصیہ تھیں اور نہایت نیک اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں اور سلسلہ کے کاموں میں نہایت بشاشت اور مستعدی سے حصہ لیتی تھیں۔

مورخہ ۲۷ اپریل بعد نماز ظہر مسجد مبارک کے قریب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد و تربیت نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن کی گئیں۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق۔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

خلافت لائبریری کے اوقات

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ یکم مئی ۷۲ء سے خلافت لائبریری میں مطالعہ کتب و اخبارات و رسائل کے حسب ذیل اوقات ہوں گے:۔ صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک۔ شام ۵ بجے سے ۸ بجے تک

(انچارج خلافت لائبریری۔ ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۶/۵/۷۲ یوم ہفتہ بوقت ۸ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی۔

قد = ۵ فٹ ۴ انچ چھاتی = ۳۲ - ۳۰

وزن = ۱۰۷ پونڈ تعلیم = کم از کم ۳ جماعت

عمر = ۱۷ سے ۲۵ سال۔

(ناظر امور عامہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ممبران صدر انجمن احمدیہ برائے ۱۳۵۱-۵۲ ہش / ۱۹۷۲-۷۳ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے سال ۱۳۵۱-۵۲ ہش (۱۹۷۲-۷۳ء) کے لئے مندرجہ ذیل ممبران صدر انجمن احمدیہ پاکستان کا تقرر فرمایا ہے:۔

۱	صدر۔ صدر انجمن احمدیہ	خاکسار محمد دین
۲	ناظر اعلیٰ و زراعت	مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب
۳	ناظر امور عامہ و خارجہ	" چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ
۴	ناظر بیت المال آمد	" شیخ محبوب عالم صاحب خالد
۵	ناظر بیت المال خرچ	" صوفی غلام محمد صاحب
۶	ناظر اصلاح و ارشاد	" مولانا عبد المالک خان صاحب
۷	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف	" مولانا قاضی محمد نذیر صاحب
۸	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) و صدر مجلس کارپرداز	" مولانا ابوالعطاء صاحب
۹	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی	" مولانا احمد خان صاحب نسیم
۱۰	ناظر تعلیم	" پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب
۱۱	ناظر خدمت درویشان	" سید میر داؤد احمد صاحب
۱۲	ناظر دیوان	" چوہدری ظہور احمد صاحب
۱۳	ناظر صنعت و تجارت	" چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۴	مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب تحریک جدید	ممبر
۱۵	" صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ	ممبر
۱۶	" صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	ممبر
۱۷	" مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا	ممبر
۱۸	" شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور	ممبر
۱۹	" بشیر احمد خان صاحب رفیق	ممبر

محمد دین۔ صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ